بے روزگاری، غربت، پریشانی، نفسیاتی دباؤ

ہر سال اڑھائی ہزار افراد خودکشی کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں

خودکشی کرنے والا انعام سرور

جاپان میں ہر لاکھ میں سے 26 افراد خودکشی کر لیتے ہیں

بعض افراد ٹرین کے آگے لیٹ کر خودکشی کر لیتے ہیں

اعجاز احمد بٹ

خودکشی کے بارے میں مختلف ممالک اور مذاہب میں متفرق نظریات پائے جاتے ہیں۔ جاپان میں خودکشی کو صدیوں سے مقدس فعل سمجھا جاتا ہے۔ اگر جاپان کی تاریخ دیکھی جائے تو ہر دور میں ایک عام فرد سے لے کر اعلیٰ عہدے پر فائز شخصیات کی خودکشی کے واقعات ملیں گے۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپان کے درجنوں پائلٹوں نے خودکش حملے کر کے اتحادی فوجوں کو بہت نقصان پہنچایا تھا۔ جاپان میں اب بھی ناصرف انفرادی طور پر بلکہ مشترکہ خودکشیاں کرنے کا رواج

80 فیصد افراد خودکشی کے لئے پھندے اور زہر کا استعمال کرتے ہیں

مینارِ پاکستان سے کود کر دو درجن کے قریب افراد جان دے چکے ہیں

موجود ہے۔ انٹرنیٹ پر باقاعدہ ایسی ویب سائٹس ملتی ہیں جن پر پیغام دیا جاتا ہے کہ اگر آپ خودکشی کرنا چاہتے ہیں تو اکیلے اس مقدس فریضے کو نبھانے کی بجائے ہمارے ساتھ مشترکہ خودکشی کا پروگرام بنائیں۔ جاپان میں خاندان کے نام پر نوکری سے نکالے جانے پر، دوبارہ باعزت روزگار نہ ملنے پر اور زیادہ عرصہ تک بے روزگار رہنے پر خودکشی کر لی جاتی ہے۔ 1997ء تک جاپان میں ایک لاکھ افراد میں سے 20 افراد

روس، سلووینیا اور ہنگری میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد جاپان سے زیادہ ہو گئی ہے

کافر ہو جاتا ہے، جبکہ حرام سمجھ کر خودکشی کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے، کیونکہ حرام کو حرام سمجھ کر کرنا فسق ہے۔ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت سہیل بن سعدؓ ساعدیؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور کفار میں مقابلہ ہوا۔ آپ کی طرف سے لڑنے والوں میں سے ایک شخص جس پر حملہ کرتا اسے مارے بغیر نہ چھوڑتا، صحابہ کرامؓ نے اس شخص کے بارے میں کہا "آج اس جیسا جہاد کسی نے نہیں کیا" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "لیکن وہ شخص جہنمی ہے" جب اس شخص کے بارے میں تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ جنگ کے دوران جب وہ بہت زیادہ زخمی ہو گیا اور زخموں کی تکلیف حد سے بڑھ گئی تو اس شخص نے خودکشی کر لی" انسان کو پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ وہ زندگی کا مالک ہے اس کی اجازت کے بغیر زندگی کا خاتمہ ناجائز اور حرام ہوگا۔"

اسلام میں خودکشی کرنے والے کے بارے میں سخت وعید کی وجہ سے پاکستان میں خودکشیوں کی شرح ماضی میں بہت زیادہ خطرناک نہیں رہی تاہم کچھ عرصہ سے پاکستان میں بھی خودکشیوں کی شرح بہت بڑھ گئی ہے۔ جن کی وجوہات کے بارے میں غور کرنا ضروری ہے۔ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں ہر سال تقریباً چار ہزار کے قریب افراد خودکشی کی کوشش کرتے ہیں، ان میں سے ہلاک ہونے والوں کی شرح 25 سو سے تین ہزار سالانہ ہے۔ جس میں آبادی کے ساتھ ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ 1997ء سے 2000ء کے دوران چار سالوں میں پاکستان میں 5673 خودکشی کے واقعات رجسٹرڈ ہوئے۔ تاہم حقیقت میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی۔ دیہاتوں میں 70 فیصد سے زائد آبادی ہونے کی وجہ سے لوگ غیرت اور غربت کی وجہ سے خودکشی کے واقعات کی رپورٹ تھانوں میں درج نہیں کراتے۔ ان چار سالوں میں رجسٹرڈ خودکشی کے واقعات میں سے سندھ میں 3155، پنجاب میں 1975، سرحد میں 328 اور بلوچستان میں 215 افراد نے خودکشی کی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سندھ میں خودکشی کی شرح سب سے زائد ہے۔ اس کے بعد پنجاب کی باری آتی ہے تاہم بلوچستان میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد دوسرے تمام صوبوں سے کم ہے تاہم اس کی ایک وجہ وہاں دوسرے صوبوں کے مقابلے میں آبادی کم ہونا بھی ہے۔

پاکستان میں 2001ء میں 2450 سے زائد افراد نے خودکشی کی۔ 2002ء میں پورے ملک میں 3475 افراد

گزشتہ 40 سال میں ملک کی آبادی میں 10 کروڑ افراد کا اضافہ ہوا جو بے روزگاری کا سبب بنا

پہلے ان اہم مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔

پاکستان کی آبادی میں پھیلاؤ کی شرح کو دیکھا جائے تو

نفسیاتی دباؤ

...فراد خودکشی کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں

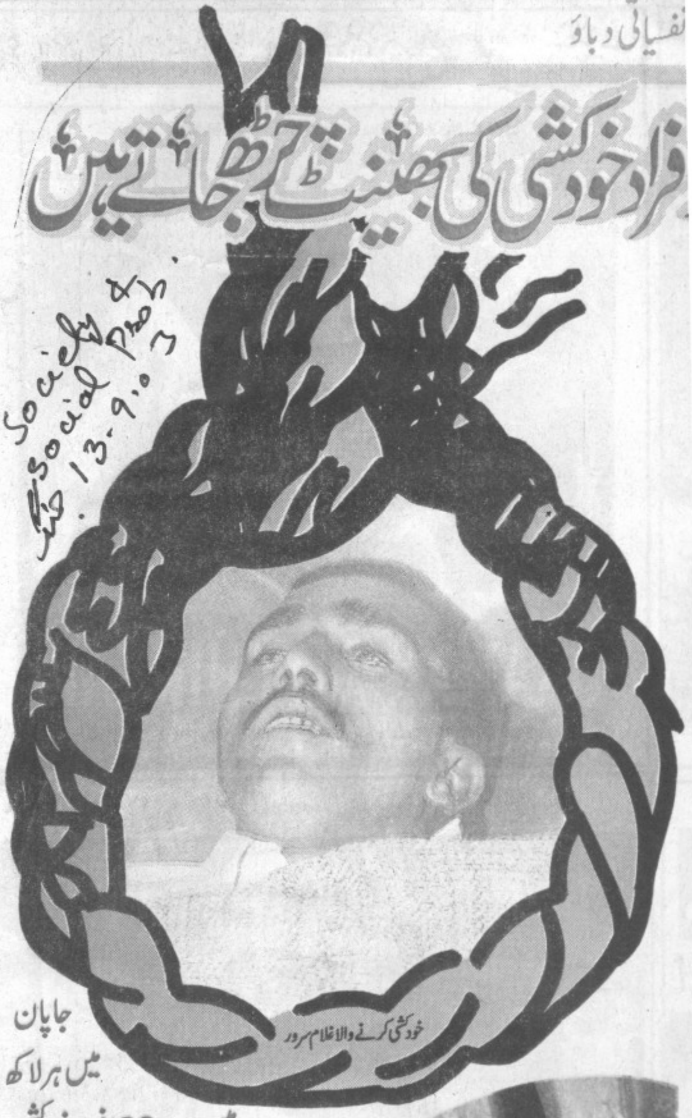

خودکشی کرنے والا غلام سرور

جاپان میں ہر لاکھ میں سے 26 افراد خودکشی کر لیتے ہیں

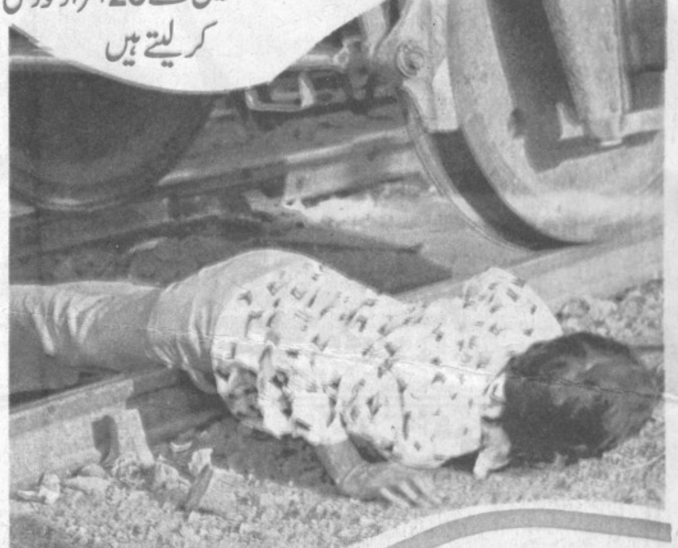

بعض افراد ٹرین کے آگے لیٹ کر خودکشی کر لیتے ہیں

آمادہ ہو جاتے ہیں اور یوں خودکشی کے واقعات بھی آبادی کے اضافے کے ساتھ ساتھ بڑھتے جا رہے ہیں۔

غربت بھی خودکشی کے واقعات کا ایک اہم سبب ہے۔ پاکستان میں 4 کروڑ 34 لاکھ افراد انتہائی غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کی آمدنی 60 روپے یومیہ سے کم ہے۔ ان میں سے ایک بڑی اکثریت ایسے افراد پر مشتمل ہے جن کو دو وقت کے کھانے کیلئے نہایت مشکل حالات سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ بہت سے افراد اس ذلت بھری زندگی سے چھٹکارہ حاصل کرنے کیلئے خودکشی کو ترجیح دیتے ہیں۔ حکومت تنہا غربت کا خاتمہ نہیں کر سکتی اس کی واضح مثال یہ ہے کہ مالی سال 02-2001ء کے دوران حکومت نے انتہائی غریب گھرانوں میں سے صرف 8 لاکھ 21 ہزار 332 شہریوں کو 17 روپے یومیہ کی امداد زکوۃ فنڈ سے دی۔ اس طرح گذشتہ سال زکوۃ بجٹ میں غریب گھرانوں کو گزارہ الاؤنس کیلئے 2 ارب 4 کروڑ 27 لاکھ 13 ہزار روپے مختص کئے گئے، لیکن ان تمام اقدامات کے باوجود 4 کروڑ 25 لاکھ 78 ہزار 668 انتہائی غریب گھرانوں کے افراد کی کوئی امداد نہ کی جا سکی۔ ان افراد میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے حالات سے دلبرداشتہ ہو کر بعد میں خودکشی کر لی۔

بیروزگاری کی وجہ سے بھی بہت سے افراد خودکشی کر لیتے ہیں۔ پاکستان میں سالانہ فی کس آمدنی 429 ڈالر یا ساڑھے 25 ہزار روپے ہے۔ جبکہ ترقی یافتہ ممالک امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی، جاپان وغیرہ میں فی کس سالانہ آمدنی 16 ہزار ڈالر یا 10 لاکھ روپے سے زائد ہے۔ پاکستان میں بیروزگاروں کی تعداد 42 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ ان میں ڈاکٹر، انجینئر سمیت دیگر شعبوں کے 2 لاکھ گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ بھی شامل ہیں۔ 2000ء میں بیروزگاروں

خودکشی کے نفسیاتی اسباب

ماہرین نفسیات کے مطابق خودکشی کرنے کی تین بڑی وجوہات ہیں۔ اول، شدید ڈپریشن اور مایوسی کا شکار اپنی زندگی کا خاتمہ کرتے ہیں۔ دوم، جن کا وژن سپیکٹرم (Vision Spectrum) محدود ہو جائے یعنی ایسا شخص سمجھے کہ اس کی مشکلات کا اب کوئی حل نہیں۔ سوم، ایسے افراد میں کچھ موروثی رجحانات ہوتے ہیں جو ان کو خودکشی پر مجبور کرتے ہیں۔ فرائڈ نے کہا تھا کچھ لوگوں میں EROS یعنی زندہ رہنے کی خواہش ہوتی ہے۔ جبکہ کچھ لوگوں میں THENETOS یعنی مرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے جیسے کاروں کے جمپ لگانے والے، رسوں پر چلنے والے، پہاڑوں کو سر کرنے والے اور موت کے کنویں میں کار چلانے والے ایسے افراد کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے شوق کی خاطر ہلاک بھی ہو سکتے ہیں۔ ماہرین نفسیات اس بات کی وضاحت بھی کرتے ہیں کہ خودکشی منصوبہ سازی سے کیا جانے والا فعل ہے۔ خودکشی کرنے والا شخص خودکشی کے طریقہ کار کے بارے میں کافی عرصہ تک سوچ بچار کرنے کے بعد عملدرآمد کرتا ہے۔ تاہم جو شخص کسی کو قتل کر کے اچانک خودکشی کرتا ہے اس کے اس اقدام کے پیچھے یہ خوف ہوتا ہے کہ اگر وہ پکڑا گیا تو اس سے زیادہ اذیت سے دوچار ہو گا۔ جن افراد نے خودکشی کرنا ہوتی ہے وہ مکمل منصوبہ بندی سے اور خفیہ طور پر خودکشی کرنے کا انتظام کرتے ہیں یعنی رات کے 3 بجے کمرہ بند کر کے پھندا لینا یا اچانک ٹرین کے آگے کودنا، لیکن جن افراد نے توجہ حاصل کرنا ہوتی ہے وہ نشہ آور گولیوں کی تھوڑی سی مقدار کھا کر باقی گولیاں پھینک کر خالی کور رکھ دیتے ہیں جس کے بعد گھر والے خوفزدہ ہو کر ہسپتال پہنچاتے ہیں۔ ایسے افراد کو اکثر بچا لیا جاتا ہے۔

تین بچوں کی ماں فرزانہ نے شوہر سے جھگڑے کے بعد زہر کھا کر خودکشی کر لی۔ اس کے بچے لاش سے چمٹ کر روتے رہے۔ شوہر بھی بار بار خود کو ملامت کرتا رہا۔ کوٹ خواجہ سعید کے 35 سالہ مشرف نے ناجائز تعلقات کے شبہ میں اپنی بیوی اور ہم زلف کو قتل کرنے کے بعد کنپٹی پر گولی مار کر خودکشی کر لی۔ گھریلو حالات سے تنگ آ کر لیاقت آباد کی منظوراں بی بی نے ٹرین کے آگے کود کر خودکشی کر لی۔ محکمہ ڈاک کے ملازم 50 سالہ محمد اقبال کا لاہور سے کوئٹہ تبادلہ کیا گیا تو اس نے چھٹی کی درخواست دے دی، جو نامنظور ہو گئی۔ اعلیٰ حکام کے سخت رویے کے خلاف بطور احتجاج اس نے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی۔ پسند کی شادی نہ ہونے پر شیخوپورہ کی (ش) نے گندم میں رکھنے والی گولیاں کھا کر خودکشی کر لی۔ نویں جماعت کی ارشاد بی بی نے امتحان میں ناکامی پر دلبرداشتہ ہو کر زہر کھا کر خود کو ہلاک کر دیا۔

خودکشی کے واقعات پر غور کیا جائے تو 80 فیصد افراد گلے میں پھندا ڈال کر یا زہر کھا کر خودکشی کرتے ہیں۔ زہر میں زیادہ تر چوہے مار گولیوں اور گندم میں رکھنے والی گولیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ 20 فیصد افراد خود کو گولی مار کر، آگ لگا کر، بلند عمارت سے کود کر، ٹرین کے آگے کود کر، بلیچنگ وغیرہ پی کر، پانی میں کود کر، نشہ آور گولیاں کھا کر خودکشی کرتے ہیں۔ چوہے مار گولیاں تقریباً ہر میڈیکل سٹور سے نہایت کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ گھر میں تیار کردہ نہایت زہریلی چوہے مار گولیاں بیچنے والے سڑکوں پر دس روپے کا پیکٹ فروخت کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ ایسا زہر ہے جو چوہوں کو ہلاک کرنے کے علاوہ بعض اوقات خودکشی کرنے والے افراد بھی غموں سے چھٹکارہ حاصل کرنے کیلئے استعمال کر لیتے ہیں۔

کود کر خودکشی کرنے کیلئے پاکستان میں سب سے زیادہ مینار پاکستان کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ اب تک مینار پاکستان سے کود کر خودکشی کرنے والوں کی تعداد دو درجن کے قریب ہو چکی ہے۔ 1990ء میں مینار پاکستان سے سانحہ کے 40 سالہ اکرم نے کود کر خودکشی کی۔ اس کے علاوہ خودکشی کیلئے قرار داد پاکستان کی علامت کو استعمال کرنے والوں میں کئی اور

اقدام خودکشی پر پولیس کارروائی

اقدام خودکشی اور خودکشی کے واقعات کے بعد پولیس کیا کارروائی کرتی ہے۔ اس بارے میں ایس پی سٹی راؤ عبدالکریم نے بتایا "جب کوئی شخص خودکشی کرتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے تو متعلقہ تھانے کا تفتیشی افسر دفعہ 174 کے تحت ضروری کارروائی کرتا ہے۔ اس بارے میں تفتیش کی جاتی ہے کہ یہ واقعی خودکشی ہے یا کسی نے اس شخص کو قتل کیا ہے۔ اگر خودکشی ثابت ہو جائے تو ضابطے کی کارروائی کر کے لاش لواحقین کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ اگر پوسٹ مارٹم سے ثابت ہو جائے کہ اس شخص کو قتل کیا گیا ہے تو مدعی کی طرف سے قتل کی ایف آئی آر درج کر کے تفتیش شروع کر دی جاتی ہے۔ بعض اوقات خودکشی کرنے والا شخص بچ جاتا ہے ایسی صورت میں اس کیخلاف دفعہ 325 تعزیرات پاکستان کے تحت اقدام خودکشی کی کارروائی کی جاتی ہے۔ بعض خودکشی کے واقعات کے بعد لواحقین مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہو کر درخواست دے دیتے ہیں کہ وہ کسی قسم کی کارروائی نہیں کرنا چاہتے۔ مجسٹریٹ کی طرف سے درخواست منظور ہونے کی صورت میں بغیر کارروائی کے لاش لواحقین کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ خودکشی کیلئے لوگ سب سے زیادہ پھندے اور زہر کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ خود کو گولی مار کر بھی بہت سے افراد خودکشی کرتے ہیں"۔

...پان سے زیادہ ہو گئی ہے

...ہوا جو بے روزگاری کا سبب بنا

پہلے ان اہم مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔

پاکستان کی آبادی میں پھیلاؤ کی شرح کو دیکھا جائے تو

2002ء میں ملک بھر میں 3475 افراد نے اقدام خودکشی کیا جن میں سے 2590 ہلاک ہوئے

خودکشی کر لیتے تھے۔ 1998ء میں یہ تعداد 26.1 تک پہنچ گئی۔ جاپان میں ایک مقام (Mount Fuji) ہے۔ یہاں ہر سال 70 سے زائد افراد مقدس فریضے پر عمل درآمد کرتے ہوئے درختوں سے لٹک کر خودکشی کر لیتے ہیں۔ گذشتہ سال یہاں 78 افراد نے درختوں کے ساتھ پھندا ڈال کر خودکشی کی۔ جاپان میں خودکشی کرنے والوں میں اکثریت 40 سے 60 سال کے مردوں کی ہوتی ہے۔!!

دنیا بھر میں خودکشی کی سب سے زیادہ شرح لتھویا، لتھویا اور اسٹونیا میں ہے۔ ان ممالک میں بے روزگاری اتنی زیادہ ہے کہ لوگ بھوکوں مرنے پر خودکشی کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ روس، ہنگری اور سلوینیا میں بیروزگاری، مہنگائی اور بعض دوسری وجوہات کی وجہ سے ہر سال ایک لاکھ افراد میں سے 30 افراد خودکشی کر لیتے ہیں!!

اگر دنیا بھر کے ممالک کا جائزہ لیا جائے تو بیروزگاری خودکشی کا واحد سبب نظر نہیں آتی، کیونکہ اٹلی میں بیروزگاری کی شرح 9.4 فیصد ہے، اسی طرح فرانس میں 8.7 فیصد، یورپی یونین میں 8.3 فیصد، جرمنی میں 8.2 فیصد، کینیڈا میں 7.7 فیصد، امریکہ میں 5.8 فیصد، جاپان میں 5.4 فیصد اور برطانیہ میں 5 فیصد بیروزگاری ہے۔ لیکن ان تمام ممالک میں خودکشی کی شرح کو مدنظر رکھا جائے تو جاپان میں خودکشی کی شرح سب سے بلند نظر آئے گی۔!!

اسلام میں خودکشی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ خودکشی کے بارے میں اسلامی احکامات کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا عبدالرحمٰن اشرفی نے بتایا "خودکشی کو حلال سمجھ کر کرنے والا

نے اقدام خودکشی کیا تاہم ان میں سے 2590 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ 885 افراد کو طبی امداد کے بعد بچا لیا گیا۔!!

سندھ میں خودکشی کے واقعات کے بارے میں تیار کی جانے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2001ء میں سندھ میں کل 690 خودکشی کے واقعات رجسٹرڈ ہوئے۔

افراد نے، فروری میں 3 خواتین سمیت 8 افراد نے، مارچ میں 4 خواتین سمیت 12 افراد نے، اپریل میں 9 خواتین سمیت 14 افراد نے، مئی میں 3 خواتین سمیت 14 افراد نے، جون میں 4 خواتین سمیت 9 افراد نے، جولائی میں 2 خواتین سمیت 14 افراد نے، اگست میں 2 خواتین سمیت 3

سال کے دوران آبادی میں تقریباً 10 کروڑ افراد کا ریکارڈ اضافہ ہوا۔ 2001ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 14 کروڑ 25 لاکھ افراد ہوگئی تھی۔ اس طرح آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا ساتواں بڑا ملک بن گیا تاہم شہری سہولتوں کے اعتبار سے پاکستان کئی درجن ممالک سے

پولیس اقدام خودکشی پر دفعہ 325 اور خودکشی پر دفعہ 174 کے تحت کارروائی کرتی ہے

ماہرین نفسیات کے مطابق ڈپریشن، محدود وژن سپیکٹرم اور موروثی رجحانات خودکشی کے بنیادی اسباب ہیں

سب سے زیادہ خودکشی کے واقعات میر پور خاص ڈویژن میں ہوئے جہاں 200 افراد نے خودکشی کر کے اپنی زندگیوں کا خاتمہ کر لیا۔ اسی طرح سکھر ڈویژن میں 175، لاڑکانہ ڈویژن میں 65 اور حیدر آباد ڈویژن میں 90 افراد نے خودکشی کی۔

کراچی پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا شہر ہے یہاں ہر سال 200 سے زائد افراد مختلف وجوہات کی بنا پر خودکشی کی کوشش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کراچی میں 2001ء میں 290، 2002ء میں 310 اور 2003ء کے پہلے آٹھ ماہ میں 190 افراد نے خودکشی اور اقدام خودکشی کی کوششیں کیں۔ لاہور نا صرف پنجاب کا دارالحکومت ہے بلکہ آبادی میں بھی پنجاب کا بڑا شہر ہے۔ 2001ء میں لاہور میں 110 سے زائد افراد نے خودکشی کر کے تمام مشکلات سے چھٹکارہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اس سال جنوری میں 8

افراد نے، ستمبر میں 2 خواتین سمیت 7 افراد نے، اکتوبر میں ایک عورت سمیت 5 افراد نے، نومبر میں ایک عورت سمیت 9 افراد نے اور دسمبر میں 8 افراد نے خودکشی کی۔ لاہور میں 2002ء میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد 120 سے تجاوز کر گئی تھی جبکہ رواں سال کے پہلے آٹھ ماہ میں خودکشی کے 80 کے قریب واقعات رونما ہو چکے ہیں۔!!

خودکشی کے عمومی اسباب میں والدین کی سرزنش پر دلبرداشتہ ہونا، گھریلو ناچاقی، محبت میں ناکامی، عدم برداشت، غیر تکمیل شدہ خواہشات، بچوں کی خواہشات پوری نہ کر سکنے پر والدین کا ردعمل، خاندانی لڑائی جھگڑا، امتحان میں ناکامی، جسمانی تشدد اور عزت کی پامالی پر ردعمل، جانی و مالی نقصان اور بدنامی کا خوف شامل ہیں۔ تاہم خودکشی کے بڑے بڑے اسباب میں بیروزگاری، غربت اور آبادی میں بے ہنگم اضافہ شامل ہیں۔ خودکشی کے واقعات میں کمی لانے کیلئے سب سے

پیچھے ہے۔ 1951ء میں پاکستان کی آبادی تین کروڑ 37 لاکھ اور 40 ہزار تھی اس وقت آبادی میں اضافہ کی شرح 1.8 فیصد تھی جو 1998ء میں 2.6 فیصد ہو گئی۔ اگر یہ شرح قائم رہی تو آئندہ 33 برسوں میں پاکستان کی آبادی دوگنا ہو جائے گی۔ 1951ء میں 42.5 افراد کیلئے ایک کلومیٹر اوسط جگہ دستیاب تھی لیکن اتنی جگہ اب 164 افراد کیلئے دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ شہری آبادی میں بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ 1951ء میں شہری آبادی 60 لاکھ تھی جو 1998ء میں چار کروڑ 20 لاکھ ہو گئی۔ آبادی میں تیز رفتار اضافے کی وجہ سے بیروزگاری میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ غریب گھرانوں میں اکثر افراد کی تنخواہیں یا تو بہت تھوڑی ہیں یا پھر ایسے افراد مزدوری وغیرہ کر کے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔ جب بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے تو بعض اوقات بچوں کی خواہشات کی تکمیل نہ کر سکنے پر رنجیدہ ہو کر کچھ افراد خودکشی پر

پردفعہ 325 اور خودکشی پر دفعہ 174 کے تحت کارروائی کرتی ہے

ن، محدود وژن سپیکٹرم اور موروثی رجحانات خودکشی کے بنیادی اسباب ہیں

افراد نے، ستمبر میں 2 خواتین سمیت 7 افراد نے، اکتوبر میں ایک عورت سمیت 5 افراد نے، نومبر میں ایک عورت سمیت 9 افراد نے اور دسمبر میں 8 افراد نے خودکشی کی۔ لاہور میں 2002ء میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد 120 سے تجاوز کر گئی تھی جبکہ رواں سال کے پہلے آٹھ ماہ میں خودکشی کے 80 کے قریب واقعات رونما ہو چکے ہیں۔!!

خودکشی کے عمومی اسباب میں والدین کی سرزنش پر دلبرداشتہ ہونا، گھریلو ناچاقی، محبت میں ناکامی، عدم برداشت، غیر تکمیل شدہ خواہشات، بچوں کی خواہشات پوری نہ کر سکنے پر والدین کا ردعمل، خاندانی لڑائی جھگڑا، امتحان میں ناکامی، جسمانی تشدد اور عزت کی پامالی پر ردعمل، جانی و مالی نقصان اور بدنامی کا خوف شامل ہیں۔ تاہم خودکشی کے بڑے بڑے اسباب میں بیروزگاری، غربت اور آبادی میں بے ہنگم اضافہ شامل ہیں۔ خودکشی کے واقعات میں کمی لانے کیلئے سب سے

پیچھے ہے۔ 1951ء میں پاکستان کی آبادی تین کروڑ 37 لاکھ اور 40 ہزار تھی اس وقت آبادی میں اضافہ کی شرح 1.8 فیصد تھی جو 1998ء میں 2.6 فیصد ہو گئی۔ اگر یہ شرح قائم رہی تو آئندہ 33 برسوں میں پاکستان کی آبادی دوگنا ہو جائے گی۔ 1951ء میں 42.5 افراد کیلئے ایک کلومیٹر اوسط جگہ دستیاب تھی لیکن اتنی جگہ اب 164 افراد کیلئے دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ شہری آبادی میں بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ 1951ء میں شہری آبادی 60 لاکھ تھی جو 1998ء میں چار کروڑ 20 لاکھ ہو گئی۔ آبادی میں تیز رفتار اضافے کی وجہ سے بیروزگاری میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ غریب گھرانوں میں اکثر افراد کی تنخواہیں یا تو بہت تھوڑی ہیں یا پھر ایسے افراد مزدوری وغیرہ کر کے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔ جب بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے تو بعض اوقات بچوں کی خواہشات کی تکمیل نہ کر سکنے پر رنجیدہ ہو کر کچھ افراد خودکشی پر

جاتے ہیں۔ جب [illegible] بیروزگار [illegible] خانہ کی ضرورتیں پوری نہ کر سکنے کی وجہ سے بعض افراد اس قدر افسردہ ہوتے ہیں کہ وہ خودکشی ہی میں راہ فرار تلاش کرتے ہیں۔

لوگ خودکشی کیوں کرتے ہیں؟ اس سوال کا بہترین جواب خودکشی کے واقعات فراہم کرتے ہیں۔ چند واقعات کا مختصر ذکر یہاں ضروری ہے۔ سانده کی نبیلہ نے والدین کی ڈانٹ ڈپٹ پر دلبرداشتہ ہو کر زہریلی گولیاں کھا کر خودکشی کر لی۔ وزیرآباد کا نوجوان طاہر کافی عرصہ سے بیروزگار تھا، حالات سے دلبرداشتہ ہو کر اس نے چوہے مار گولیاں خریدیں اور خودکشی کر لی، مصری شاہ کا 50 سالہ غلام محمد عرصہ دراز سے بیمار تھا، بہت علاج کرانے کے باوجود بھی تندرست نہ ہوا تو زندگی سے بے زار ہو کر زہر کھا کر خودکشی کر لی۔ جنوبی چھاؤنی کے سید اقبال احمد نے قرض لے کر ادویات کا چھوٹا سا کارخانہ بنایا لیکن نقصان ہونے پر لوگوں نے قرض واپس مانگا۔ حالات بے قابو ہونے پر اقبال احمد نے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی۔ شاہدرہ کے ریاض نے رکشہ قسطوں پر لیا جو بعد میں چوری ہو گیا۔ قرض خواہوں نے اسے تنگ کیا تو اس نے خود کو آگ لگا کر زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ راوی پارک کی

قانون کی [illegible] کیوں ہے؟

خودکشی کرنے والا شخص سمجھتا ہے کہ اس کے اس اقدام سے اسے تمام مسائل سے چھٹکارا مل جائے گا لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ خودکشی کرنے والا شخص اپنے اہل خانہ کو ایک ایسی اذیت میں مبتلا کر جاتا ہے جس کا کوئی ازالہ نہیں اس کی ایک مثال یہ ہے کہ میں نے خودکشی کرنے والے کئی افراد کے اہل خانہ سے تفصیلات پوچھنے کی کوشش کی تو اکثر نے جواب دیا ہم پہلے ہی دکھی ہیں۔ ہم اس بارے میں کچھ شائع نہیں کروانا چاہتے۔ اس طرح جن گھروں میں نوجوان لڑکیاں خودکشی کرتی ہیں ان کے گھر والے نا صرف رنجیدہ ہوتے ہیں بلکہ ایک انجانی سی پشیمانی میں مبتلا رہتے ہیں اور شرمندگی کی وجہ سے لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیتے ہیں۔

خودکشی کے واقعات ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی بے حسی کے خلاف تازیانہ ہیں جب تک ملک میں اسلام کا عادلانہ اور منصفانہ نظام رائج نہیں ہوتا، غربت، بیروزگاری، اقربا پروری، کرپشن، ناخواندگی، بے راہ روی، بے حیائی، عدم برداشت، اور نمود و نمائش کا خاتمہ نہیں ہوتا، اس وقت تک دوسرے جرائم کے ساتھ ساتھ خودکشی کے واقعات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔